انڈونیشین مہمانوں کے ساتھ ملاقات

انڈونیشیا سے جو غیراز جماعت مہمان استقبالیہ تقریب میں شرکت کے لئے آئے تھے ان میں سے اکثر نے بڑی شدّت سے اس بات کا اظہار کیا کہ وہ ایک دن مزید قیام کر کے اور حضور انور سے باقاعدہ ملاقات کر کے، مل کر واپس جانا چاہتے ہیں۔

چنانچہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت آج صبح انہیں وقت عطافرمایا۔

پروگرام کے مطابق دس بج کر 35 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد طٰہٰ تشریف لائے اور ان غیراز جماعت مہمانوں (جن کی تعداد 21 تھی) کے ساتھ پروگرام شروع ہوا۔

پروگرام کے آغاز میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ سب جانتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کیا ہے اس لئے آج آپ یہاں آئے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ دنیا میں ہر آدمی امن، سکون چاہتا ہے، پُرامن معاشرہ چاہتا ہے۔ ہم ہر جگہ امن کا پیغام دیتے ہیں اور امن کے قیام کے لئے کوشاں ہیں۔

دنیا میں امن اور عدل کے قیام کے بارہ میں ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا: مَیں نے کیپٹل ہل امریکہ میں، امریکن کانگریس مین اور سینیٹرز اور دوسرے حکام کو جو ایڈریس کیا تھا اُس میں اُن کو واضح طور پر کہا تھا کہ اگر تم دنیا میں امن چاہتے ہو تو پھر انصاف اور عدل قائم کرو۔ اگر تمہاری نظر ممالک کے تیل پر ہے اور ان کے نیشنل ریسورسز پر ہے تو پھر تم دنیا میں امن قائم نہیں کر سکتے۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ ہم تو مسلمانوں کا حصہ ہیں، جماعت احمدیہ اسلام کا ہی ایک فرقہ ہے۔ سیریا کے موجودہ حالات کے حوالہ سے مَیں نے دو تین ہفتہ قبل خطبہ جمعہ دیا تھا اور مسلمان حکومتوں کو سمجھایا تھا کہ مسلمان گورنمنٹ کس طرح اپنی ڈیوٹی، ذمہ داری ادا کر سکتی ہے اور اپنے معاملات چلا سکتی ہے اور مسلمان حکومتیں کس طرح اپنا اثر ونفوذ استعمال کر سکتی ہیں۔ قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت وحدیث سے ان کو بتایا تھا۔ پس ہم تو توجہ ہی دلا سکتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: مَیں نے احمدیوں کو کہا ہے کہ مسلمانوں کی تمام لیڈرشپ کو یہ پیغام پہنچاؤ، خصوصاً مسلمان حکومتوں کو بھی اور دوسروں کو بھی یہ پیغام پہنچاؤ۔

یونیورسٹی کے ایک پروفیسر صاحب نے عرض کیا کہ میرا تعلق ویسٹ جاوا سے ہے۔ انڈونیشیا میں بہت سے علماء اور مشنز جماعت احمدیہ کے خلاف ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اسلام کا مطلب ہی امن اور سلامتی ہے، یعنی کسی بھی مسلمان کی طرف سے کوئی ایسا اقدام نہ کیا جائے جو امن کے خلاف ہو۔ ناحق ظلم وستم اور ایک دوسرے کو مارنے کی تعلیم دینا یہ سب اسلام کے خلاف ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو فرمایا تھا کہ ''لا اِلٰہ الّااللّٰہ محمد رسول اللّٰہ'' کہنے والے کو کافر نہ کہو۔ بلکہ ایک موقعہ پر آپ نے فرمایا کہ جو صرف لا الٰہ الّااللّٰہ کہتا ہے وہ بھی مسلمان ہے۔ بلکہ قرآن شریف تو کہتا ہے کہ جو تمہیں سلام کہے اُسے یہ نہ کہو کہ تم مومن نہیں ہو۔ پس قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم تو یہ ہے۔ لیکن ان مخالفین نے اپنا علیحدہ ہی اسلام بنالیا ہوا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کلمہ پڑھنے والے کو قتل کرنے پر اپنے صحابی سے سخت ناراضگی کا اظہار فرمایا اور جب صحابی نے جواب دیا کہ کلمہ تو اُس کافر نے تلوار کے خوف سے پڑھا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم نے اس شخص کا دل چیر کر دیکھا تھا کہ خوف سے کلمہ پڑھا گیا تھا یا دل سے کلمہ پڑھا گیا تھا؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: پس کسی مسلمان کا، کسی انسان کا یہ حق نہیں کہ جس معاملہ کا تعلق دل سے ہے اس کے بارہ میں فتویٰ دے۔

حضور انور نے فرمایا: آپ لوگ جو یہاں بیٹھے ہیں سکالرز ہیں اور جرنلسٹس بھی ہیں اور آپ جانتے ہیں کہ ہر ایک کو مذہبی آزادی کا حق ہے۔ تو پھر اُن مخالف مولویوں سے پوچھیں کہ کیوں وہ جماعت کی مخالفت کرتے ہیں جب کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کلمہ پڑھے اُسے مسلمان کہو، کافر نہ کہو اور خدا کہتا ہے کہ جو سلام کہے اُس کو یہ نہ کہو کہ تُو مومن نہیں ہے۔ تو پھر یہ احمدیت کے مخالف لوگ کیوں ان احکام الٰہی سے رُوگردانی کرتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: اب تو گورنمنٹ اور پولیٹیکل لیڈرشپ بھی مُلّاں سے تنگ ہے۔ مُلّاں کے پاس پولیٹیکل پاور نہیں ہے۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو اسلام دیا، وہی حقیقی اسلام ہے قرآن کریم ہر جگہ ایک ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کی چھ کتب جو صحاح ستہ کہلاتی ہیں مستند کتابیں ہیں۔ ہم ہرگز یہ نہیں کہتے کہ اسلام احمدیت سے مختلف ہے بلکہ قرآن کریم کی آیات کی تشریح میں فرق ہے۔

مثلاً اب وہ آیات جو حضرت عیسیٰ کی وفات پر دلالت کرتی ہیں۔ دوسرے مسلمان ان آیات سے یہ مطلب لیتے ہیں کہ عیسیٰ زندہ ہیں اور آسمان پر ہیں اور اپنے وقت پر دوبارہ نازل ہوں گے۔

ہم کہتے ہیں کہ جو آنے کا وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا تھا وہ تو گزر چکا ہے لیکن جس کا آسمان سے دوبارہ نازل ہونے کا انتظار تھا وہ تو نہ آیا۔ پس ہم کہتے ہیں کہ ان آیات کا یہ مطلب نہیں اور ان کی یہ تشریح نہیں جو دوسرے کرتے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو وفات پا چکے ہیں۔ آپ نے ہرگز دوبارہ واپس نہیں آنا بلکہ آپ کا مثیل ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امّت میں سے کسی نے مامور ہونا ہے۔ اور قرآن کریم میں اس نئے آنے والے کا ذکر سورۃ جمعہ کی آیت وَ اٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ میں ہے۔

حدیث میں آتا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سورۃ جمعہ نازل ہوئی تو جب آپؐ نے اس کی آیت وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ پڑھی تو ایک صحابی نے پوچھا یا رسول اللہ! یہ کون لوگ ہیں جو درجہ تو صحابہ کا رکھتے ہیں لیکن ابھی ان میں شامل نہیں ہوئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان فارسیؓ کے کندھے پر اپنا ہاتھ رکھا اور فرمایا: اگر ایمان ثریا کے پاس بھی پہنچ گیا یعنی زمین سے اٹھ گیا تو ان لوگوں میں سے کچھ لوگ اس کو واپس لے آئیں گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت سلمان فارسیؓ کے کندھے پر ہاتھ رکھنے سے مراد یہ ہے کہ آنے والا شخص عرب نہیں ہوگا۔ دوسرے یہ کہ جو آئے گا وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امّت میں سے ہوگا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: قرآن کریم کہتا ہے کہ کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَۃُ الْمَوْت کہ ہر شخص نے موت کا مزا چکھنا ہے۔ ہر شخص نے مرنا ہے۔ پس حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی وفات پا چکے ہیں۔ اس لئے اب نہ پرانے نبی نے آنا ہے اور نہ آسکتا ہے۔ اب جس نے آنا ہے وہ نیا ہی ہوگا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امّت میں سے ہوگا۔ چونکہ وہ صاحبِ شریعت نبی نہیں ہوگا بلکہ غیر تشریعی نبی ہوگا۔ کوئی نئی شریعت لانے والا نبی نہیں ہوگا، کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اس لئے نیا آنے والا کسی بھی لحاظ سے آپ کی نبوّت کی مہر کو توڑنے والا نہیں ہوگا۔

حضور انور نے فرمایا: پس ہم ان آیات کی یہ تشریح کرتے ہیں اور دوسرے، دوسری کرتے ہیں کہ پرانے نبی نے آنا ہے۔ پس فرق صرف تشریح کا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: آپ ہمارا قرآن کریم پڑھیں، دوسروں کا شائع ہونے والا پڑھیں۔ ایک ہی قرآن ہے۔ اسی طرح احادیث ایک ہی ہیں۔ ان کے تراجم بھی ایک ہی ہیں۔ صرف ان کی تشریح میں فرق ہے۔

حضور انور نے فرمایا: آپ ہماری Volume 5 Commentary پڑھیں۔ آپ جہاں کوئی اختلاف دیکھیں گے، وہیں اس کی تشریح درج ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ بچوں کو سکولوں میں جو دینی، اسلامی تعلیم دی جاتی ہے وہ ایسی ہونی چاہئے جو سب کے لئے ایک ہے اور فرقوں کے اُس تعلیم میں اختلافات نہیں ہیں۔ مثلاً قرآن کریم پڑھیں، اس کی تلاوت کریں، اس کا ترجمہ پڑھیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث پڑھیں، صحاح ستہ مستند کتابیں ہیں۔ اسی طرح اسلام کی تاریخ پڑھیں۔ اگرچہ مختلف فرقے ہیں تاہم اسلام کی تاریخ تو ایک ہی ہے۔ وہ تو تبدیل نہیں ہوسکتی۔ ہاں صرف شیعہ ہیں جو اس تاریخ میں کچھ فرق کرتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ فقہ کے چار امام ہیں، دینی امور کی تشریحات اور تفاصیل میں ان کے آپس کے فرق ہیں۔ لیکن سکولوں میں ان تفصیلات میں جانے کی ضرورت نہیں۔ وہاں صرف وہی تعلیم دی جائے جو بنیادی ہے اور سب فرقوں کی ایک ہی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جرمنی کی مثال دیتے ہوئے فرمایا کہ وہاں کے ایک صوبہ میں سکولوں میں اسلامی تعلیم شروع ہوئی ہے۔ اس بارہ میں وہاں کی حکومت نے تمام مسلمانوں کو اور مختلف مکتبہ ہائے فکر کو کہا ہے کہ اس بارہ میں اپنی اپنی تجاویز دیں۔ چنانچہ اس پر ہم نے انہیں کہا کہ وہ بنیادی اسلامی تعلیم اور اسلامی تاریخ لی جائے جس پر کسی کا کوئی اختلاف نہیں ہے، کسی کو کوئی Objection نہیں ہے اور سب کے لئے ایک ہی ہے۔ حکومت نے ہماری تجویز کو پسند کیا اور اسے قبول کیا۔ اب وہ اس صوبہ کے سکولوں میں اِس کے مطابق پڑھا رہے ہیں۔

پاکستان کے حوالہ سے بات ہوئی تو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: پاکستان میں جب احمدی مسلمان تھے تو ایک شہری کی حیثیت سے ووٹ کا حق حاصل تھا۔ لیکن جب سے حکومت نے غیر مسلم قرار دیا تو ووٹ کا حق چھین لیا گیا اور اب کہتے ہیں کہ بحیثیت مسلمان تمہارا ووٹ کا حق نہیں ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ چودھری محمد ظفر اللہ خان صاحب احمدی تھے۔ اب سکول کے نصاب کی کتب سے ان کا نام نکال کر کسی دوسرے کا نام دے دیا گیا ہے۔ پس جو تاریخ ہے اس کو تو نہ بدلیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سو سال تک تو کوئی فرق نہ تھا۔ پس اسلام تو ایک ہی ہے۔ کیا انڈونیشیا میں اسلام مختلف ہے، ایران اور سعودی عرب اور اردن وغیرہ میں مختلف ہے اور کیا افریقہ، امریکہ اور دنیا کے دوسرے ممالک میں مختلف ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ مختلف نہیں ہے، ایک ہی اسلام ہے

لیکن تشریحات اور مسائل کی تفصیل میں اختلاف ہے جس کی وجہ سے مختلف فرقے بنے ہوئے ہیں۔ اب افریقہ میں اذان دیتے ہوئے کانوں تک ہاتھ نہیں اٹھاتے کیونکہ وہ امام مالکؒ کے مسلک پر ہیں۔ تو کیا وہ مسلمان نہیں ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مسلمان ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ جس نے کلمہ طیبہ پڑھا، لاالٰہ الّاالله محمد رسول اللّٰہ کہا وہ مسلمان ہے۔ مسلمان ہونے کے لئے آگے ہر فرقہ کی تشریحات، تفصیلات اور فروعات میں جانے کی ضرورت نہیں ہے۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ احمدی قانون کے پابند ہیں اور قانون کو اپنے ہاتھ میں نہیں لیتے۔ آپ نے کبھی نہیں دیکھا ہوگا کہ کسی بھی احمدی نے انتقام لیا ہو۔ یا شہداء کی فیملیز ہیں، ان میں سے کسی نے انتقام لیا ہو۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہمارے پیغام کو جو اسلام کی اصل اور حقیقی تعلیم کا پیغام ہے قبول کرنے کا پراسس ایک لمبا پراسس ہے۔ اگر یہ جنریشن نہیں تو انشاء اللہ العزیز آئندہ نسل اسے قبول کرلے گی اور ہم آئندہ نسل کے دل جیتیں گے۔ مذہب دل کا معاملہ ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ امریکہ میں مَیں نے لاس اینجلز میں اخبار کے ایڈیٹر کو کہا تھا کہ اگر تم نہیں تو تمہاری اگلی جنریشن کے دل ہم جیتیں گے اور انشاء اللہ العزیز امریکہ میں اسلام پھیلے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی تھی کہ ایک وقت آئے گا اسلام 72 فرقوں میں تقسیم ہوجائے گا اور ایک تہتّر واں فرقہ ہوگا جو ''جماعۃ'' ہوگا اور وہ حق پر ہوگا۔ اور یہ جماعت مسیح موعودؑ اور مہدی معہودؑ کی جماعت ہوگی اور مسیح موعود علیہ السلام آکر تمام مسلمانوں کو ایک ہاتھ پر جمع کرے گا۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم 204 ممالک میں پھیل چکے ہیں، مڈل ایسٹ میں، انڈونیشیا، ملائشیا میں، پاکستان، انڈیا، امریکہ، یورپ اور افریقہ میں ہر جگہ ہماری مضبوط جماعتیں ہیں اور ہر سال ان ممالک میں بریلویوں، دیوبندیوں، شیعہ اور دوسرے فرقوں اور مذاہب سے لوگ احمدیت میں داخل ہو رہے ہیں اور لاکھوں کی تعداد میں داخل ہو رہے ہیں اور یہ سب کامیابیاں ایک لیڈرشپ کے تحت ہیں۔ پس آپ اگر ترقی کرنا چاہتے ہیں تو ضروری ہے کہ ایک لیڈرشپ کے تحت آئیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں ہی ''خلافت علیٰ منہاج النبوۃ'' قائم ہوگی۔ اور کسی فرقہ کے بارہ میں آپؐ نے ایسا نہیں فرمایا۔ آج آپ ساری دنیا پھر لیں آپ ہر جگہ صرف ایک ہی ''جماعت'' دیکھیں گے جو بحیثیت جماعت کام کر رہی ہے اور جماعت کے نام سے معروف ہے۔ اگر اور کوئی جماعت کے نام سے ہوگی تو وہ چند ایک جگہوں میں ہی ہوگی۔ پس آج صرف جماعت احمدیہ ہی ہے جو ایک لیڈرشپ کے تحت دنیا کے تمام ممالک میں پہچانی جاتی ہے۔ جماعت کا ایک خلیفہ ہے اور ساری جماعت اس خلیفہ کے تحت کام کرتی ہے۔ امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے پانچ لاکھ سے زیادہ لوگ احمدیت میں داخل ہوئے اور آدھے سے زیادہ عیسائیوں سے آئے ہیں۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ خلافت، حکومت کے معاملات میں دخل نہیں دے گی بلکہ ان کو مذہبی معاملات میں گائیڈ کرے گی۔ خلافت کا حکومت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ خلافت کہیں بھی حکومت کی پاور نہیں لے گی۔ صرف حکومتوں کی رہنمائی کرے گی۔

ایک سوال یہ کیا گیا کہ حضرت عیسیٰؑ کی روح حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں کس طرح داخل ہوگئی؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ ہم ایسا نہیں کہتے۔ اس طرح روح تو کسی دوسرے میں داخل نہیں ہوا کرتی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ مَیں تو حضرت عیسیٰؑ کا مثیل ہوکر آیا ہوں، اس کی روح کے ساتھ نہیں۔ پس حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ کبھی نہیں فرمایا اور نہ ہم کہتے ہیں کہ آپؑ میں عیسیٰؑ کی روح داخل ہوگئی۔ ہرگز ایسا نہیں ہے۔

جہاد کے حوالہ سے ایک سوال پر حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا: تلوار کا جہاد اس وقت تھا جب اسلام کے خلاف جنگیں لڑی جارہی تھیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی تھی کہ مسیح آئے گا تو جنگوں کا التوا ہوگا۔ اب اس زمانہ میں کوئی حکومت مسلمان مذہب کے خلاف کوئی جنگ نہیں کر رہی، کوئی ریلیجیس وار نہیں ہے۔ اس لئے تلوار کا جہاد بھی نہیں ہے۔ ہاں اگر کبھی ایسا ہوا کہ کوئی حکومت اسلام پر، مذہب پر حملہ آور ہوئی تو پھر جہاد کرنے میں ہم سب سے آگے ہوں گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرہ سال مکّہ میں دشمنان اسلام کے ظلم سہے۔ آپؐ کے صحابہ کرام نے مظالم برداشت کئے، پھر آپؐ نے اور آپؐ کے بعض صحابہ نے مدینہ ہجرت کی تا کہ امن سے رہ سکیں نہ کہ اس لئے ہجرت کی کہ اپنی کوئی فورس بنائیں، کوئی جتھہ بنائیں۔ دوسری طرف مخالفین نے مکّہ میں اپنی ایک فورس بنائی اور مدینہ پر حملہ آور ہوئے اور بدر کی جنگ ہوئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس جنگ کے لئے تیار نہ تھے۔ مسلمانوں کے پاس چند گھوڑے اور اونٹ تھے اور چند لکڑی کی تلواریں تھیں جب کہ مکّہ سے آنے والی مخالف فوج جنگی سازوسامان سے لیس تھی۔ اللہ تعالیٰ کے اِذن اور اجازت سے مسلمانوں نے یہ جنگ لڑی اور مخالفین کا مقابلہ کیا۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے: ''بعض وہ لوگ جنہیں ان کے گھروں سے ناحق نکالا گیا، محض اس بنا پر کہ وہ کہتے تھے کہ اللہ ہمارا ربّ ہے اور اگر اللہ کی طرف سے لوگوں کا دفاع ان میں سے بعض کو دوسروں سے بھڑا کر نہ کیا جاتا تو راہب خانے منہدم کر دیئے جاتے اور گرجے بھی اور یہود کے معابد بھی اور مساجد بھی جن میں بکثرت اللہ کا نام لیا جاتا ہے اور یقیناً اللہ ضرور اس کی مدد کرتا ہے جو اُس کی مدد کرتا ہے''۔ پس اللہ تعالیٰ کی طرف سے جہاد کی اجازت اُس وقت دی گئی جب غیر مسلموں نے حملہ کیا اور طاقت کا استعمال کیا اور مسلمان مقابلہ کرنے پر مجبور کر دیئے گئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ آجکل مخالفین اسلام تلوار نہیں اٹھا رہے اور اسلام کے خلاف اسلحہ کے ساتھ کوئی جنگ نہیں کر رہے بلکہ اسلام کے خلاف الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کو استعمال کر رہے ہیں۔ تو اب جہاد یہ ہے کہ ان کا مقابلہ کرنے کے لئے بھرپور طریق سے لٹریچر پیدا کیا جائے۔ انٹرنیٹ، الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا سے استفادہ کیا جائے۔ جو ذرائع مخالفین استعمال کر رہے ہیں۔ انہی ذرائع سے اسلام کا دفاع کیا جائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آج دنیا میں صرف احمدی ہی ہیں جو لٹریچر کے ساتھ، قلم کے ساتھ اور میڈیا کے ذریعہ جہاد کر رہے ہیں اور اسلام پر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ پر ہونے والے حملوں کا جواب دے رہے ہیں۔

حضور انور نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ ہم حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو غیر تشریعی نبی مانتے ہیں۔ دوسری طرف مسلمان کہتے ہیں کہ حضرت مسیحؑ جو بنی اسرائیل کی طرف مبعوث ہوئے تھے وہ جب دوبارہ نازل ہوں گے تو نبی کی حیثیت میں نازل ہوں گے۔ ہم کہتے ہیں کہ اگر پرانا نبی آکر ختم نبوّت کی مہر نہیں توڑتا تو پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمّت میں سے آکر کس طرح اس مہر کو توڑتا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع اور آپؐ پر بکثرت درود بھیجنے سے نبی کا لقب عطا ہوا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا خدا تعالیٰ کو یہ طاقت نہیں ہے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے کسی کو نبی بنا کر بھیجے۔ اُس نے بھیجنے کے لئے موسوی امّت سے ہی نبی لیا؟ حضور انور نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو زمین میں دفن ہوں اور مسیح آسمان پر زندہ ہو، یہ کس طرح ہوسکتا ہے؟

ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہماری تمام تعلیمات open ہیں۔ ہمارا لٹریچر موجود ہے۔ انٹرنیٹ میں، الاسلام ویب سائٹ پر ہمارا سب کچھ موجود ہے۔ ہم جو کہتے ہیں وہ ظاہر بھی کرتے ہیں، اور پیش بھی کرتے ہیں۔ MTA پر ہمارے بہت سے پروگرام آتے ہیں۔ دنیا کی مختلف زبانوں میں لٹریچر شائع شدہ ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بعض سوالات کرنے والوں کو فرمایا کہ کتاب ''دعوۃ الامیر'' پڑھیں۔ اس میں آجکل کے سوالات کا جواب موجود ہے اور تمام پیشگوئیوں کا ذکر ہے۔ اسی طرح ''دیباچہ تفسیر القرآن'' کا آخری حصہ پڑھیں جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر مشتمل ہے۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب غیر احمدی، ہمارے مخالف ہم پر ظلم کرتے ہیں، ہمارے حقوق چھینتے ہیں تو ہم کوئی ردّعمل نہیں دکھاتے۔ ہم کسی مسئلہ کی وجہ نہیں بنتے۔ جو بھی مسائل اور فساد ہیں ان کی وجہ غیر احمدی ہی بنتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اگر آپ کسی غیر احمدی سکالر سے پوچھیں کہ ان مسائل کا حل کیا ہے تو وہ کہے گا کہ ان مسائل کا حل یہ ہے کہ تمام احمدیوں کو ماردو۔

ایک پروفیسر نے سوال کیا کہ کیا ایسا ہوسکتا ہے کہ اگر جماعت احمدیہ اپنے عقائد، تعلیم وغیرہ میں کچھ تبدیلی کرلے تو پھر یہ مسائل حل ہوجائیں؟

اس کا جواب دیتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جب ہم یہ مانتے ہیں کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام خدا کی طرف سے آئے ہیں، خدا تعالیٰ نے آپؑ کو مامور کیا ہے تو پھر ہم اپنے عقائد میں تبدیلی کیوں کرلیں۔ گزشتہ 125 سال سے ہم قربانیاں دے رہے ہیں تو کیا ہم خدا سے زیادہ لوگوں سے ڈریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ 125 سال قبل ایک آدمی تھا۔ 1908ء میں جب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی وفات ہوئی تو اس وقت قریباً نصف ملین احمدی تھے۔ اب ہم ایک سو پچاس ملین ہیں۔ ہم کیوں فکر کریں، کیوں خوف کھائیں۔ انڈونیشیا میں ہر سال لوگ احمدیت میں شامل ہورہے ہیں۔ ہر سال دنیا بھر میں لاکھوں لوگ احمدیت میں داخل ہوتے ہیں، ہم تو مسلسل بڑھ رہے ہیں تو پھر ہم کیوں کوئی تبدیلی کریں۔ ہم تو اللہ تعالیٰ کی رضا چاہتے ہیں۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ صرف نبی معصوم ہوتا ہے، نبی کے علاوہ اَور کوئی معصوم نہیں ہوسکتا۔

انڈونیشیا سے آنے والے غیر از جماعت مہمانوں کے ساتھ یہ پروگرام ساڑھے گیارہ بجے تک جاری رہا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق فیملیز کی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔